السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک صاحب کو شادی کا کارڈ دیا تو انہوں نے پوچھا کہ نکاح کہاں ہے۔ ہم نے کہا: مسجد میں ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مسجد میں نکاح کرنا نبی کریمؐ سے ثابت نہیں ہے اور یہ یہودیوں کا کام ہے۔ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے راجح موقف کے مطابق مسجد میں نکاح کرنا ایک جائز عمل ہے۔

حدیث نبوی ہے۔

(أعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف).

"اس نکاح کا اعلان کرو، اور اسے مسجدوں میں منعقد کرو، اور اس نکاح پر دف بجاؤ۔"

فقد رواه الترمذي (1089)، وهو حديث ضعيف، ضعفه الترمذي، وابن حجر، والألباني، وغيرهم

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو مسجد میں نکاح کرنا ایک مستحب عمل بن جاتا

اسی طرح کی ہی بخاری ایک دوسری روایت بھی ثابت ہے کہ ایک عورت نے اپنے آپ کو نبی کریم پر پیش کیا کہ آپ اس سے نکاح کر لیں، آپ نے ضرورت نہ ہونے کی بناء پر دیگر صحابہ سے پوچھا کہ اس سے کون نکاح کرنا چاہتا ہے، ایک صحابی نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا تو آپ نے قرآن مجید کی چند سورتوں کے بدلے میں اس سے اس کا نکاح کر دیا۔ (بخاری: 5029)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ سارا واقعہ مسجد میں پیش آیا۔ الفتح الباري شرح صحيح البخاري (9/206

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد میں نکاح کرنا شرعا جائز اور درست عمل ہے، کیونکہ مسجد ایک مبارک اور مقدس مقام ہے، جمہور احناف، شوافع، حنابلہ اور بعض مالکیہ مسجد میں نکاح کرنے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ لہذا اس کو یہودیوں کا فعل قرار دینا جہالت اور لاعلمی ہے۔ .

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ